۶۰۶

بعون تعالیٰ

یہ مختصر فتوی وافع بلوی نافع تقوی قامع طغوی جسمیں بمبئی کی ایک دیوبندی تحریر بے تہذیبی کی تصویر "مسائل سبعہ العامی ہفت ہزار روپیہ" کا جواب باصواب اور مجلس میلاد و قیام و علم غیب و غیر ہا سات مسائل کا جن میں وہابیہ سنیوں کو دھوکے دیتے پھرتے ہیں قرآن و حدیث سے ثبوتِ لاجواب اور وہابیہ دیوبندیہ کے کفریات سے جن پر علمائے عرب و عجم نے بالاتفاق فتوائے کفر دیا کاشفِ نقاب ہے

مسمے بنام تاریخی

اَلْقَلَادَۃُ الطَّیِّبَۃُ الْمُرَصَّعَۃ

عَلٰی

مُحُوْرِ الْاَسْئِلَۃِ السَّبْعَۃ

۱۳۴۳ ہجری

جس کے مکمل جواب صحیح و عواب بہ تہذیب و انصاف دینے پر

وہابیوں دیوبندیوں کو انعامی اٹھائیس ہزار روپیہ

۱۳۴۳

کا اعلان عام اور اعلام تام ہے مگر باذنہ تعالیٰ باطل کا کام تمام ہے

مصنفہ

جناب مولٰنا ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خانصاحب قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی

باہتمام منشی رحمت حسین صاحب مالک مطبع

بفرمائش حضرات اہلسنت بمبئی کرافورڈ مارکیٹ

مطبع خادم الاسلام واقع پیلی بھیت میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اشتہار بعنوان "مسائل سبعہ الغامی ہفت ہزاری" کا اشتہار ضروری الاظہار بمبئی سے شائع ہوا اس کا شائع کرنے والا عبد المالک زمیندار اعظم گڈھی مقیم مکان یوسف میان پہلا مالا مسجد کے بازو میں مسجد گلی کھیت باڑی پوسٹ بمبئی ہے۔ وہ اشتہار علمائے دین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ ان مسائل سبعہ کے جواب عطا فرمائیں خدا سے اجر پائیں۔ وہ اشتہار یہ ہے

اسلامی بھائیو! دینی دوستو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ سبحانہ وبرکاتہ، متعدد ایام منقضی ہوئے ہیں کہ میں نے علم غیب کا مسئلہ خواجہ صاحب سے دریافت کیا تھا تو آپ نے جواباً حضرت سید سید غوث اعظم رح کی کتاب فیض انتساب کے حوالہ سے فرمایا مَنْ یَّعْتَقِدْ اَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَعْلَمُ الْغَیْبَ فَھُوَ کَافِرٌ کما ان علم الغیب صفۃ من صفۃ اللہ سبحانہ (مرآۃ الحقیقۃ ص۱۸ س۷، مطبوعہ مصری) خلاصہ مطلب کہ جناب ابو القاسم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے عالم الغیب جاننے والے مسلمان کو حضرت پیر صاحب بھی کافر فرما گئے ہیں اور علۃ غائی یہ ہے کہ خاصۂ شئے مؤثر ہی کہا کرتے ہیں کہ اسی مخصوص ہی میں پایا جائے نہ غیر میں پس رسول اللہ کا عالم الغیب ہونا شرعی اور عقلی بھی محال ہے یعنی مخصوص صفۃ خالق اور پھر مخلوق میں بھی جلوہ گر۔ حافظ صاحب شعر صلاح کار کجا و من خراب کجا

بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ ع ۔ فاعتبروا یا اولی الالباب ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک فی الجملہ تو اللہ صاحب ہی نے اپنے قرآن مجید ہی میں بھی کہیں فرمایا کہ میں نے محمد رسول اللہ کو علم غیب دیا ہے (البتہ دینی علوم تو وقتہ فوقتہ بذریعہ وحی بالضرور مکمل تعلیم دیے ہیں جملہ امور مغیبات کی بھی آپ کو اطلاع اسی قبیل سے ہے وبدیں وجہ مخصوص حنفی جو بزرگوں نے ایسے عقیدہ والے مسلمان کو تو خصوصاً کافر ہی کہا ہے حنفی کتب فقہیہ ملاحظہ ہوں) وخود بدولت نے بھی تو بست و سہ سالہ عرصہ طویلہ میں (جو نبوی عمر معدود ہے) نہ مردوں میں نہ عورتوں میں نہ عوام وخواص میں نہ روز وشب میں ایک دفعہ بھی تو اقرار نہیں فرمایا ہے کہ اللہ صاحب نے مجھے علم غیب بھی عطا فرمایا ہے اور نہ ہی خلفائے راشدین نے نہ اہل بیت رضی نے نہ اصحاب رضی نہ تابعین رح نے نہ تبع تابعین نے باوجود ایسے صحیح وصریح دلائل پھر بھی رسول اللہ کو صفاتی ۔ جزئی ۔ مجازی ۔ محدودی عالم الغیب جاننے والا تو البتہ کافر ہی ہے اور اللہ ورسول اللہ دونوں ہی پر بہتان عظیم ثابت کرنے والا نہیں تو آپ ہی بتائیں پھر وہ کون ہے (یا بے ایمانی تیرا ہی آسرا) اللہ صاحب تو قرآن شریف میں بھی متعدد مواقع پر رسول اللہ کو یہی حکم فرمائے ہیں کہ آپ کہدیجئے مجھے تو اللہ صاحب نے علم غیب نہیں دیا (میں عرض کرتا ہوں اور آج کل کے نام کے مسلمان تو بڑے زور شور سے باآواز دہل للکارے پھرتے ہیں کہ رسول اللہ تو عالم الغیب ہیں تو آپ ہی انصاف فرمایئے گا ۔ معاذ اللہ ایسی اللہ صاحب کو کیا کٹھن مشکل سخت مصیبت آخر بھی ایسی کیا حاجت کہ خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ سے جھوٹ بلوائیں مع ذلک دونوں سے ایک تو کاذب وکافر ہوا الٰہی توبہ الٰہی توبہ ذلکم الویل مما یصفون

المختصر سائل راقم کے مجموعہ سوالات کے اول قاطعہ سے حضرت خواجہ صاحب نے

ایسے ایسے دندان شکن جوابات دیے ہیں کہ بھائیو میں باللہ العظیم حواس باختہ
ہی ہو گیا ہوں۔ لہٰذا اس تمام رام کہانی کے بعد تو مسائل مستفتی کی جانب بھی اہل اسلام
ذوی الاکرام والاحترام للہ توجہ فیض موجہ مبذول فرمائیں۔ دہلی۔ دیوبندی۔ سہارن پوری
میرٹھی۔ لکھنوی۔ بریلی۔ بدایونی۔ بمبئی عموماً و خصوصاً خواجہ صاحب مجددی جو بھی مکرر توجہ فرمائیں
عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور رہوں۔ علم غیب ندائے غائبانہ غیر اللہ مثل یا رسول اللہ
یا ولی اللہ یا خواجہ وغیرہا نذر غیر اللہ۔ محفل میلاد۔ قیام تقبیل ابہامین (انگوٹھے چومنا) تعمیر قبر
پختہ قبر بنانا۔ قرآن شریف۔ صحیح احادیث۔ کتب ائمہ اربعہ۔ چاروں بزرگوں کی تصانیف
(بہاؤ الدین۔ محی الدین۔ شہاب الدین۔ معین الدین شعر مرشدین اولین و آخرین
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) سے بھی جو کوئی مولوی صاحب مسائل مستفسرہ اسوہ کے اجوبہ
بہ سند مذکورہ عطا فرمائیں گے تو حق المحنۃ فی مسائلنا انشاء اللہ سبحانہ ہزار روپیہ پیش کرونگا
و بتوفیقہ کیا بڑی بات ہے۔ جو صاحب بھی نجدیہ۔ غیر مقلدیہ۔ وہابیہ۔ نیچریت۔ القاب
و خطاب سے اخبار سازی اشتہار بازی سے اس مذہبی آزادی حکومۃ کے اندر بے علم
مسلمانوں میں حیلہ بازی و فتنہ پردازی کرین گے تو بھی اولاً یہ انکی ہرزہ درآئی زُلّ قافیہ
بمبئی محاورہ ٹھنڈے بگھت کی بات سمجھی جائے گی) ثانیاً دفع فتانی فتنہ کما قال رسول اللہ
صلعم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا
انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (ابوہریرہ رض مسلم) الغرض
آخر زمانہ میں جہلا و سویوں کی صورتوں میں اپنی کھچڑی و بزرگی کے سبب بے علم مسلمانو
تمھیں ایسی جھوٹی بناوٹی حدیثیں سنائیں گے جو نہ تو تم ہی نے نہ ہی تمہارے
بزرگوں نے بھی کہیں نہیں سنی ہیں۔ اسی لئے اگر تمھیں دینداری منظور ہے تو ایسے
رنگین مولویوں و شوقین صوفیوں سے بھی صاف ملو ایسوں کا مرید بھی ہرگز نہ ہونا
چاہیے کما قال اللہ تعالیٰ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

مولانا رومی رح شعر لے بسا ابلیس آدم روئے ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست
ورنہ آنھیں گمراہ کرکے مشرک ہی بنا دین گے۔ پس دینداروں سے لئے رہو اور
بدعتیوں سے بچے رہو ملخصاً۔ بقاعدۂ برطانوی دولۃ جج کورٹ مین مشتہر صاحب
سے مجبوراً عاجز سائل کو بھی مقدمہ بازی کرکے۔ کیا (سونے کا گھر مٹی ہی کا
ہوجائے) مگر ایسے ضالّ مضلّ مشتہر کو تو (انشاء اللہ سبحانہ)
حتی المقدور بغیر سخت قید و سزا زینہار درگذر نہیں کرسکتا اور جو مولوی صاحب
سائل کے سوالات کا حسب مشروط شروط ثبوت بھی دین تو خدا واسطہ مجھے ایک
ہفتہ قبل ہی بذریعہ پبلک اشتہار ہذا کی مانند آگاہی بخش دین تاکہ سرکاری
قانون ہی کے مطابق حسب ارشاد مجیب صاحب کسی سرکاری بینک مین انعامی
ہفت ہزاری روپیہ موعودہ امانۃً رکھدیا جائے گا۔ تاکہ متعینہ وقت پر بحضوری علمائے
اہل اسلام بعوض مشروطی ثبوت پولیس کمشنر صاحب بہادر کی معرفت مولوی صاحب
موصوف کی خدمت بابرکت میں ہدیہ مذکورہ حاضر کردوں۔ الف تحقیق مسائل ضروریہ
کو بھی جو مسلمان فساد سمجھتے خراب کہتے برا جانتے ہیں یا تو وہ مسلمان ہی نہیں
ہیں ورنہ الا منافق تو بالضرور ہین (ج) اور یہ بھی غیر ضروری ہے کہ ساتوں مسئلوں ہی کا
جواب دیا جائے بلکہ اگر ممکن ہو تو ایک ہی مسئولہ مسئلہ کا جواب عنایت ہو۔ مگر جوابی
اولہ رمشروطہ مسئلہ طمانیۂ ضرور درج اشتہار ہوں (د) اور یہ تو ہر مجیب صاحب کے نصب العین
رہے غیر مشروطی جواب بالکل مردود و قابل ماخوذ مجیب مشتہر ہے (س) السعید من
وعظ لغیرہ الحدیث وما علینا الا البلاغ المبین والسلام علی من اتبع الھدیٰ

وباللہ توفیق اصابۃ الحق والصواب

الجواب

جواب مسئلہ اولیٰ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو علم غیب عطا فرمایا۔ ملکوت السموات والارض کا انہیں شاہد بنایا دریاؤں کا کوئی قطرہ ریگستانوں کا کوئی ذرہ پہاڑوں کا کوئی ریزہ سبزہ زاروں کا کوئی پتہ ایسا نہیں جو حضور عالم ما کان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں نہ آیا قرآن وحدیث وائمہ قدیم وحدیث کے ارشادات جلیلہ اس مسئلہ میں اسقدر ہیں کہ اُن کا احصار یقیناً دشوار جسے اُن میں کثیر پر اطلاع منظور ہو حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدنا حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف قدسیہ ابناء المصطفیٰ بحال سر دخفی وخالص الاعتقاد والدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ والعرض الحلیۃ لنجب الدولۃ المکیہ کی طرف رجوع لائے یا العذاب النبیس علی الخمس حلال ابلیس وادخال السنان الی الحنک الحلقی لبسط البنان وغیرہ تصانیف مبارکہ قدسی اصحاب واحباب حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطالعہ کرے کہ بعونہ تعالیٰ تحقیقات کے باغ پائے گا جہاں الفت نبوی کے گلشن مہکتے عشق محمدی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غنچے چٹکتے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاند چمکتے فضائل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سورج دمکتے بادۂ عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساغر چھلکتے شراب محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جام چھلکتے دیو کے بندے زیر خنجر بلکتے وہابیت کے بوم مذبوح پھڑکتے نجدیت کے زاغ جاں بلب سسکتے والحمد للہ رب العالمین یہاں فیض حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مستعین ومتوسل ہو کر دو حرف مختصر لکھنا مناسب اللہ عزوجل فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے اور فرماتا ہے عزوعلا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اور اللہ اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب بتادے لیکن اس کے لیے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور فرماتا ہے تبارک و

تعالیٰ وما ھو علی الغیب بضنین ۔ نہیں ہیں محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم غیب کی بات بتانے پر بخیل۔ الحمد للہ حضور محبوب رب العلمین جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرنے کے لیے یہ نصوص قطعیہ قرآنیہ ہیں منکرین سے جب جواب نہیں بنتا تو مجبور ہو کر وہ ان آیات کریمہ کے مقابل وہی آیات نفی اساطیر واستقلال پیش کر دیتے ہیں گویا چاہتے ہیں کہ قرآن عظیم کا قرآن عظیم ہی سے رد کریں والعیاذ باللہ تعالیٰ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا اھ ان اراد وا من القرآن علی القرآن ردا ولا یمکن ان یرد القرآن الکریم علی آیاۃ الکریمۃ ردا۔ اقول وباللہ التوفیق توضیح مقام وازاحت اوہام یہ ہے کہ ان آیات کریمہ سے ایک قضیہ موجبہ جزئیہ ثابت ہوا کہ اللہ عزوجل کے بعض بندگان خدا محبوبان کبریا کو بھی علم غیب ہے بلکہ تھانوی جی کے اقرار سے تو ہر پاگل بلکہ ہر چوپائے کو بھی علم غیب حاصل ہے اور جو آیات نفی ہیں مثل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ کہ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی شخص غیب نہیں جانتا وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو کہ اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان سے ایک قضیہ سالبہ کلیہ نکلتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی شخص غیب نہیں جانتا اب منکرین کے لیے تین ہی احتمال ہیں یا ان آیات نفی پر ایمان لائیں اور ان آیات اثبات سے کفر کریں تو قطعاً کافر کہ قرآن عظیم کی کسی آیت بلکہ کسی حرف کا بھی منکر قطعاً کافر ہے فرماتا ہے عزجلالہٗ افتؤمنون ببعض الکتٰب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذٰلک منکم الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیٰمۃ یردون الی اشد العذاب تو کیا تم کتاب الٰہی کے بعض حصہ پر ایمان لاتے اور بعض سے کفر کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اس کی کیا سزا ہے سوا اس کے کہ دنیا میں رسوائی ہو اور قیامت کے روز سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ یا معاذ اللہ

ان دونوں قسم کی آیات کریمہ میں تناقض مانینگے کہ موجبہ جزئیہ سالبہ کلیہ کا نقیض ہے اگر ایسا کہینگے تو معاذ اللہ قرآن عظیم کے کتاب الٰہی ماننے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے کہ کتاب الٰہی میں تناقض محال اور جس کتاب میں تناقض ہو وہ ہرگز کتاب الٰہی نہیں خود قرآن پاک فرماتا ہے لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً اگر یہ کتاب غیر خدا کی ہوتی تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے یا آیات نفی و نصوص اثبات دونوں پر ایمان لائیں گے اور دونوں میں تطبیق دینگے اب بحمد اللہ تعالیٰ ہمارا مقصود حاصل ہے کہ آیات نفی میں اور علم مراد ہے اور نصوص اثبات میں دوسرا علم یعنی آیات نفی کا یہ مفاد کہ اللہ کے سوا کسی کو ذاتی علم غیب نہیں اور الحمد للہ کہ اس پر ہمارا ایمان ہے بیشک جو شخص کسی غیر خدا کو بالذات علم غیب مانے وہ یقیناً کافر ہے ہرگز مسلمان نہیں اور نصوص اثبات سے یہ مراد بلکہ ان میں بالتصریح ارشاد ہے کہ محبوبان خدا رسل کبریا علی سیدہم وعلیہم الصلاۃ والثنا کو خدا کے دینے سے اس کی عطا سے علم غیب ہے الحمد للہ کہ اس پر بھی ہمارا ایمان ہے بیشک جو شخص حضور محب و محبوب طالب و مطلوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالعطا مطلع علی الغیوب ہونے کا منکر ہو وہ ان نصوص اثبات کا منکر اور قطعاً کافر ہے ہرگز مومن نہیں مسلمان کی شان تو قرآن عظیم نے ساری کتاب پر ایماناً فرمائی صاف فرمادیا تؤمنون بالکتاب کلہ والحمد للہ رب العلمین یہ تو مطلق علم غیب کا مسئلہ تھا جو بحمد اللہ تعالیٰ قرآن عظیم نے روشن فرمادیا اب تفصیل علم اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اجمالی حاصل کرنے کے لیے بھی اسی قرآن پاک کی طرف رجوع کیجیے دیکھیے وہ کیا فرماتا ہے۔ فرماتا ہے ونزلنا علیک الکتب تبیاناً لکل شیئ اور فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتب من شیئ اور فرماتا ہے ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ اے حبیب ہم نے تم پر یہ کتاب اوتاری کہ ہر شے کا روشن بیان ہے۔ ہم نے اس کتاب میں کوئی شے اٹھا نہ رکھی یہ کتاب

کوئی گڑھی ہوئی بات نہیں لیکن اگلی کتب الٰہیہ کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے اور شے مذہب اہل سنت میں ہر موجود کو کہتے ہیں اور موجودات میں مکونات، قلم و مکونات لوح محفوظ بھی داخل تو قرآن عظیم کا بیان علوم لوح و قلم کو بھی شامل۔ اب لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھیے فرماتا ہے کل صغیر و کبیر مستطر ہر چھوٹی اور بڑی چیز لوح محفوظ میں لکھی ہے اور فرماتا ہے لا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین ۔ کوئی تر و خشک ایسا نہیں جو روشن کتاب لوح محفوظ میں نہ ہو اور فرماتا ہے لا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتب مبین ۔ ذرہ سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو لوح محفوظ میں نہ ہو اور فرماتا ہے وکل شیء احصینہ فی امام مبین ۔ ہم نے ہر شے کو لوح محفوظ میں محفوظ کر رکھا ہے اب اگر کوئی وہابی کہے کہ اگرچہ قرآن عظیم میں ہر شے کا روشن بیان ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ حضور بھی تمام مطالب قرآن سے واقف ہوں والعیاذ باللہ تعالیٰ تو قرآن عظیم نے اس کے منہ میں بھی پیشگی پتھر دیدیا فرماتا ہے ان علینا بیانہ ۔ بیشک ہم پر ہے اس قرآن کا بیان فرمانا اور اس سے قبل فرمایا ان علینا جمعہ وقرانہ ۔ بیشک ہمارے ذمہ ہے (اے محبوب تمہارے لیے میں) اس کا جمع فرمانا اور اس کا پڑھانا جب خود اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب میں قرآن عظیم جمع فرمایا۔ خود ہی پڑھایا خود ہی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے مطالب کو بیان فرمایا تو اب کون بے ادب گستاخ کہہ سکتا ہے کہ قرآن پاک کے بعض معانی حضور مہبط قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہے ہوں تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے روشن ارشادات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا۔ تمام ماکان ومایکون لوح محفوظ میں لکھا ہے اور جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے سب کا روشن تفصیلی بیان قرآن پاک میں ہے اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے سب کا کامل علم اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تو بحمدہ تعالیٰ آفتاب

نصف النہار سے زاید روشن طور پر ثابت ہوا کہ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو ہوگا سارا ماکان ومایکون اللہ تعالے نے اپنے پیارے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو بتایا والحمد للہ رب العلمین ناظر منصف کے لیے یہی دو حرف کافی اور سکابر متعسف کے لیے سو دفتر ناوافی واللہ تعالی اعلم

(۲) انبیا واولیا وغیرہم محبوبان کبریا صلی اللہ تعالی علی سیدہم وعلیہم وبارک وسلم کو وسیلہ واسطہ جان کر ندا کرنا بھی جائز ومستحسن ومستحب ہے جو تفصیل چاہے رسالہ مبارکہ انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ تصنیف حضور پر نور مرشد برحق سیدنا اعلی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ ملاحظہ کرے بالاجمال یہاں چند کلمے گزارش ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو اور فرماتا ہے اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب سیدنا عزیر وسیدنا عیسے علیہما الصلاۃ والسلام کی مدح فرمائی جاتی ہے کہ وہ اللہ کی طرف وسیلہ لے جاتے ہیں اور اللہ سے زیادہ قرب رکھنے والا ہی احادیث اس مسئلہ میں بہ کثرت وبے شمار ہیں ڈھائی سو احادیث صحیحہ سے حضور پر نور امام اہلسنت مرشد برحق سیدنا اعلی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالے عنہ نے استدلال فرمایا من شاء فلیراجع رسالتنا المبارکۃ الامن والعلی لناعتی المصطفی بہ افع البلاء یہاں کتاب مبارک الامن والعلی سے صرف چار حدیثیں نقل کیجاتی ہیں اول حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی الہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وسیلے سے جو مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری

حاجت روا ہو الٰہی انھیں میرا شفیع کر اُن کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما رواہ النسائی والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ والطبرانی والحاکم البیہقی عن سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ مشہور صاحب دیکھیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو ہمارا نام پاک لے کر ندا کرو ہم سے استمداد والتجا واستعانت کرو وللہ الحجۃ السامیۃ دوم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا ضل احدکم شیئا او اراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا نراھم جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم جائے اور مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیے یوں پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو کہ اللہ تعالٰی کے کچھ بندے ہیں جنھیں یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کریں گے والحمد للہ رب العالمین رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالٰی عنہ سوم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فلینادیا عباد اللہ احبسوا تو یوں ندا کرے اے اللہ کے بندو روکدو عباد اللہ اسے روکدیں گے رواہ ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ چہارم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوں ندا کرے اعینونی یا عباد اللہ میری مدد کرو اے اللہ کے بندو رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما اور حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد قطب الارشاد سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اپنا نام مبارک بتانا حل مشکلات فرمایا ہے امام اجل سیدی ابو الحسن نور الملۃ والدین علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز جن کو امام فن رجال شمس الدین ذہبی نے طبقات القراء اور امام جلیل جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضرہ میں الامام الاوحد الحبر

بے نظیر امام اپنی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں محدثانہ اسانید صحیحہ معتبرہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اذا سألتم اللہ حاجۃ فاسألوہ بی جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے لیے دعا مانگو تو میرا وسیلہ لے کر دعا کرو۔ اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ جو کسی بے چینی میں مجھ سے فریاد کرے اس کی بے چینی دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی زائل ہو وللہ الحمد احسان خدا کہ پیر پایا، اور پیر بھی دستگیر پایا۔ والحمد للہ رب العالمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) غیر خدا کے لیے نذر فقہی کی مخالفت ہو اولیائے کرام کے لیے ان کی حیات ظاہری خواہ باطنی میں جو نذریں کہی جاتی ہیں یہ نذر فقہی نہیں عام محاورہ ہے کہ اکابر کے حضور جو ہدیہ پیش کریں اسے نذر کہتے ہیں، بادشاہ نے دربار کیا اسے نذریں گزریں شاہ رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رسالۂ نذور میں لکھتے ہیں نذر کہ اینجا مستعمل میشود نہ بر معنی شرعی ست چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگان می برند نذر نیازی گویند امام اجل سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں ومن ہذا القبیل زیارۃ القبور والتبرک بضرائح الاولیا والصالحین والنذر لہم تعلیق ذلک علی حصول شفاء او قدوم غائب فانہ مجاز عن الصدقۃ علی الخدام بقبورہم کما قال الفقہاء فیمن دفع الزکاۃ لفقیر وسماہا قرضا صح لان العبرۃ بالمعنی لا باللفظ یعنی اسی قبیل سے ہے زیارت قبور اور مزارات اولیا و صلحا سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے گزشتہ کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض ان کے خادمانِ قبور پر تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوۃ دے اور قرض کا نام لے زکوۃ ادا ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں مشتہر صاحب! اب بھی سمجھے نذر اولیا نذر فقہی نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیا پر تصدق ہے اب قرآن عظیم

سے پوچھیے تو آیات قرآنیہ کے نشیر گونج رہے ہیں کہ ان اللہ یجزی المتصدقین بیشک اللہ بہتر جزا دے گا تصدق کرنے والوں کو مسلمانوں کی نیت یہی ہوتی ہے اور ان کا یہی عرف ہے کہ ان صدقات سے وجہ الٰہی مقصود رکھتے ہیں اور ان کا ثواب ان اولیائے کرام کی خدمات میں پہنچا لیتے ہیں اب قرآن وحدیث میں جتنے فضائل صدقات نافلہ کے وارد ہوئے وہ سب تند اولیا کو بھی شامل اور انھیں آیات کثیرہ سے اسکا جواز بھی حاصل کیجیے مشتہر صاحب ابتو آپ کی شرائط کے مطابق قرآن عظیم ہی سے نذر اولیا کا اثبات ہو گیا تفصیل کیلیے دیکھو السنیۃ الانیقہ فی فتاوے افریقہ تصنیف حضور پر نور اعلحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) و (۵) و (۶) محفل میلاد اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کو بلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل رفیعہ ومراتب منیعہ انھیں سنائے جائیں اور حضور کی ولادت شریفہ کا ذکر کیا جائے یہ تو حقیقت ہے اس مجلس کریم کی اب قرآن عظیم سے اس کے جواز کا ثبوت لیجیے فرماتا ہے جلت آلاؤہ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم الآیۃ بیشک ضرور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک عظمت والا رسول انھیں میں سے مبعوث فرمایا۔ اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت قدسیہ ایک ایسی نعمت جلیلہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر احسان جتاتا ہے اور کیوں نہ ہو آدم و عالم کرسی وعرش اعظم لوح محفوظ وقلم سب حضور ہی کی ولادت پاک کا صدقہ اور طفیل ہے حضور کی ولادت نہوتی تو کچھ پیدا ہی نہ ہوتا فرمادیا گیا لولاک لما خلقت الدنیا اے محبوب اگر میں تمھیں پیدا نہ کرتا تو جہان ہی کو نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی خلفائہ من الانبیاء والمرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم اور خدا کی نعمت کا کھلا ذکر اچھا چاہا کرتا اللہ تعالیٰ کو محبوب ومرغوب فرماتا ہے عظمت نعماؤہ واما بنعمۃ ربک فحدث وہ اپنے رب کی

نعمت کا خوب چرچا کرو تو بحمدہ تعالیٰ قرآن پاک ہی سے ثابت ہوا کہ حضور کی ولادت باسعادت کا ذکر اور چرچا کرنا عین مطلوب الٰہی ہے وللہ الحمد اب اسکے ساتھ مسلمانوں کے عرف میں بعض امور اور زائد ہو گئے ہیں مثلاً چند آدمیوں کا آواز ملا کر لغت لغت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنا تو یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ غزوۂ احزاب میں صحابۂ کرام آواز ملا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں یہ شعر پڑھتے تھے نحن الذین بایعوا محمدا ۔ علی الجہاد ما بقینا ابدا ۔ ہم وہ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں بک چکے ہیں اس بات پر کہ ہماری عمر میں جب کبھی جہاد کا موقع ہو تو ہم اپنی جانیں نثار کریں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کی جاں نثاری ملاحظہ فرما کر خوش ہو ہو کر جواب فرما رہے تھے لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر اللھم الانصار والمہاجرۃ ۔ عیش تو صرف آخرت ہی کا ہے تو اے اللہ انصار و مہاجرین کو بخشدے ۔ پاکیزہ فرش بچھانا روشنی اور گلدستوں اور مختلف قسم کی آرائشوں سے آراستہ کرنا تو یہ زینت ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی نیز یہ امور فرحت و سرور ہیں اور انھیں میں داخل ہے ۔ خوشبو لگانا اور گلاب پاشی کرنا وغیرہ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون تم فرماؤ اللہ کا فضل اور اسکی رحمت ہی پر چاہیے کہ خوشیاں منائیں یہ ان کی دھن دولت سے بہتر ہے اوپر معلوم ہو چکا کہ حضور کی ولادت مقدسہ بہت بڑی نعمت الٰہیہ رحمت جمیلہ اور اللہ کا فضل عظیم ہے تو اس پر یہ خوشیاں منانا حسب فرمان قرآن جائز و مستحب ہے یا شیرینی تقسیم کرنا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ بر و احسان ہے اور فرماتا ہے جل وعلا وتعاونوا علی البر والتقوی نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو گزشتہ آیت زینت میں ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ اللہ نے جو پاک چیزیں بندوں کے

کھانے کے لیے پیدا فرمائیں اُن کا حرام کرنے والا کون۔ یا اس کے واسطے تذائی مسلمانوں کو ذکر خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بلانا تو یہ بھی جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کیا اچھا فرمایا جاتا ہے اس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے یا منبر بچھانا قیام کرنا نام اقدس سنکر آنکھوں سے لگانا تو ظاہر ہے کہ یہ امور امور تعظیم ہیں منبر و قیام میں تو ظاہر اور انگوٹھے چومنا بھی اسی قبیل سے ہے جیسے حجر اسود کو بوسہ دینا اور اگر قریب نہ جا سکے تو عصا سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اس عصا ہی کو چوم لینا یونہیں مسلمان چاہتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک جو منہ سے نکلا ہے اُسے چومے آنکھوں سے لگائے مگر ایسا نہیں کر سکتا تو انگوٹھوں ہی کو موضع سے لگا کر آنکھوں سے لگاتا ہے تو یہ امور امور تعظیم و توقیر ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اُسکے لیے اُسکے رب کے یہاں بہتر ہے اور فرماتا ہے وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ہمارے رسول کی تعظیم و توقیر کرو تعظیم نبوی کا حکم عام ہے سوا اُن باتوں کے جن کی ممانعت کی تصریح شریعت میں آچکی ہے جیسے سجدۂ تعظیمی باقی تمام طرق تعظیم اسی صیغہ عامہ تعزروہ وتوقروہ میں داخل اور ان سب کے جواز و استحباب کی دلیل اسی سے حاصل تفصیل کیلیے ملاحظہ ہو منیر العین واقامۃ القیامۃ وشاقۃ الکلام وغیرہا تصانیف قدسیہ حضور پرنور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ تعالیٰ اعلم نیز نعت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے منبر بچھانا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے حدیث میں ہے

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت رضی اللہ عنہ منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے وہ اس پر قیام کرکے حضور کے فضائل بیان کرتے یا دشمنوں کا رد کرتے اور حضور فرماتے بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسان کی تائید فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دفع اعدا کرتے رہتے ہیں رواہ البخاری عن ام المومنین الصدیقۃ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہا وابیہا وعلیہما وبارک وسلم واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) مزاراتِ طیبہ اولیاء کرام پر بنائے قبہ سلف سے ابتک معمول ہے مجمع بحار الانوار جلد ثالث میں ہے قد اباح السلف البناء علی قبور الفضلاء والعلماء والاولیاء ویزورہم الناس ویتبرکون بہ بیشک سلف نے بزرگوں یعنی علماء و اولیا کی قبور پر عمارت بنانے کو جائز رکھا ہے کہ لوگ انکی زیارت کریں اور اس میں آرام لیں۔ یوہیں اگر بدنِ میت کے گرداگرد اینٹیں نہ ہوں اور اس سے اوپر اگر کچی ہو تو منع نہیں اگرچہ تعویذ بھی پکا ہو۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں اس سے منع نہیں فرمایا جو مدعی جواز ہے اسے اتنا ہی کافی ہاں جو ناجائز کہے بار ثبوت اسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور جو ثبوت نہ دے اسکے تو دل سے نئی شریعت گڑھنا خود شارع بننا اور اللہ و رسول جل و علا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام نہیں فرمایا یہ اسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن تبد لکم عفا اللہ عنہا واللہ غفور حلیم اے ایمان والو نہ پوچھو وہ باتیں کہ اگر ان کا حکم تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اس زمانے میں پوچھو گے جبتک قرآن اتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ تمہیں معاف کرچکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جبتک کلام مجید اتر رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر رضا کر نہ ہو کر کوئی پوچھتا اس کے سوال کی وجہ سے منع فرما دی جاتی اب

قرآن کریم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت نے نہ حکم دیا نہ منع فرمایا ان کی معافی مقرر ہو چکی جس میں اب تبدیل نہ ہوگی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے وللہ الحمد اور یہی ایک دلیل محفل میلاد و قیام و تقبیل ابہامین و نذر و نداء محبوبان کبریا علی سیدہم و علیہم الصلاۃ والثنا اور ان تمام مسائل میں جاری و کافی جنہیں وہابیہ محض اپنی زبان زوری سے بدعت و ناجائز کہتے ہیں اور پھر بکمال عیاری غریب سنیوں ہی سے کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے اس کا جواز ثابت کرو حالانکہ یہ اوندھا مطالبہ ہے ابھی آیت کریمہ سن چکے کہ قائل جواز کو کسی دلیل کی حاجت نہیں اسے اتنا ہی کافی کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسے منع نہیں فرمایا لہذا بحکم آیت کریمہ ارشاد عفا اللہ عنہا میں داخل اور اسی سے اس کا جواز حاصل تم جو اسے ناجائز کہتے ہو قرآن و حدیث سے ثبوت لاؤ کہاں منع فرمایا ہے۔ مگر ہم نے بترغما مشتہر صاحب کی خاطر سے بحمدہ تعالی قرآن عظیم ہی سے ان امور کا جواز روشن و مبرہن کر دیا وللہ الحمد واللہ تعالی اعلم (تنبیہ مشتہر صاحب نے مراۃ الحقیقۃ کو حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تصنیف قرار دیکر اسکی عبارت پیش کی ہے من یعتقد ان محمدا صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم یعلم الغیب فہو کافر لان علم الغیب صفۃ من صفات اللہ تعالی قطع نظر اس سے کہ یہ عبارت بھی غلط ہے اور قطع نظر اس سے کہ یہاں علم غیب سے علم غیب بالذات مراد ہے کہ وہی خدا کی صفت ہے عطائی علم غیب ہرگز صفت خداوندی نہیں ہو سکتا جو شخص خدا کے لیے علم عطائی علم غیب مانے وہ قطعا یقینا کافر مرتد ہے اور اوپر معلوم ہو چکا کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم غیب بعطائے الہی حاصل ہے جو شخص کسی مخلوق کے لیے ذاتی علم غیب مانے کافر ہے اور قطع نظر اس سے کہ یہ عبارت ہرگز ہمارے معتمدین و منکرین کو مفید نہیں کہ اس میں علم غیب کو خدا کی صفت

بتایا اُسی کو حضور کے لیے ثابت کرنے کو کفر کہا اور ابھی معلوم ہو گیا کہ ذاتی علم غیب ہی صفت الٰہیہ ہے عطائی کوئی صفت بھی اس کے لیے ممکن نہیں کہنا تو یہ ہے کہ یہ کتاب مرآۃ الحقیقۃ ہرگز حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں حضور کی طرف اس کی نسبت محض افترا ہے۔ سب سے پہلے ایک پرلے سرے کے حیادار سیف النقی والے شقی نے اس سے استدلال کیا اور اس نے تو عجیب ہی کمال کیا وہ تدبیر سوچی کہ اس کے پیشوا ابلیس ملعون کو بھی یاد جوہ ادعائے انا خیر منہ نہ سوجھی یعنی دل سے کتابیں گڑھ لوجی سے ان کے صفحات تراش لو طبیعت سے ان کے مطابع اختراع کر لو خود ہی اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص پر مشتمل اُن کی عبارات ڈھال لو اور اہل سنت کے پیشوایان عظام قدست اسرارہم کی طرف اُن کا افترا کر کے سنیوں سے کہو کہ دیکھو تمہارے عقائد تو یہ ہیں اور تمہارے آقایان کرام اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یوں گستاخیاں کرتے ہیں تم بھی گستاخیاں کیوں نہیں کرتے اسکا مفصل و مشرح بیان کتاب مستطاب ابحاث خیرہ و رسالہ سباکہ رماح القہار علی کفرۃ الفخار میں ملاحظہ ہو۔ کیا مشتہر صاحب یا انکا کوئی بڑا ثابت کر سکتا ہے کہ یہ کتاب مرآۃ الحقیقۃ حضور کی تصنیف ہے اور کسی عالم معتبر نے اس سے استناد کیا اور اسے حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف بتایا۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یہدی کید الخائنین۔ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کیوں کر فرما سکتے ہیں حالانکہ خود بدولت حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نفس کریم کے لیے فرماتے ہیں

وعزۃ ربی ان السعداء و الاشقیاء لیعرضون علی علیّ فی اللوح المحفوظ یعنی عزت الٰہی کی قسم بیشک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ میں

رواہ الامام الاوحد سیدی نور الدین ابو الحسن علی الشطنوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد صحیح

نیز قصیدۂ مقدسہ خمریہ میں فرماتے ہیں نظرت الی بلاد اللہ جمعاً کخردلۃ علی احکم القتال میں ہمیشہ علی الاتصال تمام بلاد الٰہیہ یوں دیکھ رہا ہوں جیسے ایک رائی کا دانہ نیز سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زمین در نظر این طائفہ چوں سفرہ مبسوط است۔ حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کر کے فرماتے ہیں ما می گوئیم چوں روی ناخنے ست مشتہر حی اب ذرا اپنے شیطانی کفر کے نتوے کی خبر لو دیکھو تمنے کس کس محبوب خدا کو کافر کہدیا مگر کیا بگڑا وہ کفر الٹا تمہارے ہی گلے کا ہار ہوا ہمارے آقا و مولے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فقد باء بہا احدہما کفر کو بھی تمنے کتنی محبت ہے ہر پھر کر تمہارے ہی گلے لگتا ہے ذالک جزاء اعداء اللہ کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون

(مزہ دار تناقض) دعویٰ تو یہ ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب مانے وہ کافر ہے اور پھر خود ہی کہا دینی علوم تو وقتہ فوقتہ بذریعہ وحی بالضرور کامل تعلیم دیئے ہیں جملہ امور مغیبات کی بھی آپ کو اطلاع اسی قبیل سے ہے لیجیے خود بھی جملہ غیوب کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مان لیا ہم بھی تو بذریعہ وحی ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علوم غیب مانتے ہیں کہنا یہ ہے کہ اب خود مشتہر صاحب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جمیع غیوب کی اطلاع مان کر اپنے ہی قول سے کافر ہوئے یا نہیں خود جواب نہ دے سکیں تو اپنے بڑوں سے پوچھ کر دیں۔

(بے مزہ جہالت) مشتہر صاحب کہتے ہیں نہ تو اللہ صاحب ہی نے اپنے قرآن مجید ہی میں بھی کہیں فرمایا کہ میں نے محمد رسول اللہ کو علم غیب دیا ہے آنکھیں ہوں تو دیکھو جواب سوال اول کی ایات کریمہ دیکھکر خدا توفیق دے تو حضور عالم ما کان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطلع علی الغیوب ہونے پر

ایمان لاؤ۔ کیسا صاف و واضح فرمایا جارہا ہے کہ اللہ اپنے چنے ہوئے
رسولوں کو غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ اپنے پسندیدہ رسولوں کو اپنے
غیب پر مسلط فرماتا ہے حتی کہ صاف فرمایا یہ نبی غیب کی بات بتانے پر بخیل
نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وکرم پھر کہتے ہیں خود بدولت
نے بھی تو بست و سہ سالہ عرصۂ طویلہ میں ایک دفعہ بھی تو اقرار نہیں فرمایا کہ اللہ صاحب
مجھے علم غیب بھی عطا فرمایا ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ حدیث
معراج شاہی میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرأیتہ عزوجل وضع کفہ
بین کتفی فوجدت بردا انامہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ وعرفت میں نے رب عزوجل کو دیکھا
کہ اس نے اپنی کف رحمت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھی تو میں نے اس
کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی تو میرے لیے ہر شے ظاہر ہوگئی اور میں نے ہر چیز پہچان
لی رواہ الترمذی عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فعلمت ما فی السموات والارض میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز حدیث میں ہے کہ فرماتے
ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی
ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیا نا من اللہ تعالیٰ جلاہ لی کما جلاہ للنبیین من
قبلی بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو اٹھالیا تو میں اس کو اور جو کچھ اس میں
قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ
رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے روشن کر دینے کے سبب کہ اس نے میرے لیے یہ بات منکشف
فرمادیا جیسے مجھ سے پہلے انبیا کے لیے منکشف فرمادیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم رواہ الطبرانی فی کبیرہ ونعیم ابن حماد فی کتاب الفتن وابو نعیم فی الحلیۃ عن
سیدنا ابن سیدنا عبد اللہ بن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھر کہتے ہیں اور نہ ہی خلفائے

راشدین رضی اللہ عنہم نے نہ اہل بیت رضی اللہ عنہم نے نہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے نہ تابعین رحمہم اللہ نے نہ تبع تابعین رحمہم اللہ نے امام قسطلانی

مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں قد اشتہر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین الصحابۃ بالاطلاع علی الغیوب بیشک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔ اسی کی شرح زرقانی میں ہے صحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے تھے باطلاعہ علی الغیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقین کیساتھ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ہے۔ وللہ الحمد اور اقوال کثیرہ الفیوض الملکیہ میں ملاحظہ ہوں فحذا انصاف ہے تو اتنے ہی ارشادات ہدایت کیلئے کافی ہیں اور مرض تعصب کا علاج ہمارے پاس نہیں واللہ الموفق

اتہام صحابہ کرام کو مشتہر نے کافر کہدیا ابھی مواہب و زرقانی سے سن چکے کہ تمام صحابہ کرام اعتقاد رکھتے تھے کہ حضور کو علم غیب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم اب مشتہر کمال دریدہ دہنی یہ ملعون عبارت لکھتا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو صفاتی جزئی مجازی محمدودی عالم الغیب جاننے والا تو البتہ کافر ہی ہے مسلمانو! اللہ الصاف یہ ناپاک ملعون تکفیر کہاں تک پہنچتی ہے۔ صحابہ کرام حتی کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے علم ما فی السموٰت والارض الی یوم القیامۃ کا اثبات فرمایا خود رب العزۃ جل جلالہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے غیب پر سلطنت فرمادیا تو اب اس ناپاک عبارت نے صحابہ و مصطفےٰ و کبریا جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم سب کو کافر کہدیا الا لعنۃ اللہ علی الکافرین والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مشتہر نے جن آیات نفی سے استدلال کیا ہے انکا جواب ہو چکا کہ ان میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے اور ان آیات پر بھی ہمارا ایمان ہے وللہ الحمد

(دریدہ دہنی اور بدزبانی) مشتہر عجب مسخرہ ہے خود ہی توہینوں کی شکایت کرتا ہے کہ وہ نجدیت وہابیت غیر مقلدیت وہابیت بجیر القاب و خطاب سے اخبار سازی و اشتہار بازی کرتے ہیں نیز اس پر بھی دھمکاتا ہے کہ اب اگر اسے کسی نے یہ لفظ کہے تو وہ یا جسٹریٹ الغیاث یا کلکٹر الغیاث یا پولیس اور اگر نہ سنا تو کہہ کہہ کر گورنمنٹ سے فریاد کرے کہ اسے سزا دلوائیگا خیر اس سے تو ہمیں غرض نہیں وہ گورنمنٹ سے چاہے کرے مگر خود اسکی بدزبانی ملاحظہ ہو علمائے اہل سنت و علمائے اسلام کو اس نے فتنہ گر گمراہ گر

فضال مفضل مشہر آشوب فتان حیلہ باز فتنہ پرداز ہرزہ ور زنل قافیہ گو مشرک گر جھوٹی حدیث سنانیوالا ابلیس خناس وغیرہ کہے لفظوں ہیں گالیاں دی ہیں مگر ہمارے رب عزوجل نے ہمیں حکم فرمادیا ہے۔ وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور

بارگاہ رسالت میں مشہر کی گستاخی۔ مشہر لکھتا ہے مخصوص صفت خالق اور پھر مخلوق میں بھی جلوہ گر صلاح کار کجا و من خراب کجا۔ ما للتراب ورب الارباب۔ جہ نسبت خاک را با عالم پاک مشہر نے علم غیب کو تو صلاح کار ٹھہرایا اور معاذ اللہ حضور محبوب کبریا سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کو من خراب کے ناپاک لفظ سے تعبیر کیا پھر حضور کی شان میں بھی تراب اور خاک کا لفظ استعمال کیا۔ تمام امت کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین کرنے والا قطعاً و یقیناً کافر و مرتد ہے اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام اس پر تمام احکام مرتدین جاری ہوگئے والعیاذ باللہ تعالیٰ مولیٰ عزوجل توبہ و تجدید اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مشہر کی عیاری) مسلمانو! مسلمانو! پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان ہو جاؤ یہ ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں کے طواغیت اربعہ گنگوہی انبہٹی نانوتوی تھانوی نے اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں سخت سخت گستاخیاں گندی گندی توہینیں کیں حضور کو شیطان سے کم علم بتایا۔ ابلیس پھر ابلیس کے علم کو حضور کے علم اقدس پر بڑھایا صاف لکھا شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی و انبہٹی صفحہ ۵۱ سطر ۲۱ مطبع فاسمی دیوبند حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیا یعنی آخر الانبیا ہونے کو چاہوں عام کا خیال ٹھہرایا حضور کے زمانہ میں بلکہ حضور کے بعد نبی آنے کو جائز اور

ختم نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ میں بے خلل بتایا صاف لکھا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا یہ معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں دیکھو تحذیر الناس نانوتوی صفحہ ۳ سطر ۳ مطبع خیر خواہ سرکار پریس سہارنپور صاف لکھا اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے دیکھو تحذیر الناس مذکور صفحہ ۳ سطر ۱۵ صاف لکھا اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ دیکھو تحذیر الناس مذکور صفحہ ۲ سطر ۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں یا گلوں جانوروں کے مثل بتایا صاف لکھا آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ دیکھو حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی مطبع انتظامی کانپور بار دوم صفحہ سطر ۱۰ یہ وہ اقوال ملعونہ ہیں جن پر علمائے عرب و عجم مفتیان حل و حرم نے ان کے قائلین پر نام بنام فتوے کفر دیا صاف فرمادیا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان میں کسی کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نجانے یا اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ وہابیان عیار بخدیان خاکسار انی یہ باتیں چھپاتے اور فرعی مسائل مجلس میلاد قیام نذر و نذر اولیا تقبیل ابہامین وغیرہ میں چھیڑ کرتے اور بھولے مسلمان دھوکے میں آکر ان میں بحث کرنے لگتے ہیں بھائیو جو لوگ اللہ و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی مسئلے میں بحث کا کیا حق یہاں ایک بات ان کے جواب کو کافی ہے اور ایک اپنے سمجھنے کو اول یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کر لو دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ و

رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر وہ کچھ حملے ہیں پھر ان کی کس بات کا اعتبار واللہ الموفق مستہتر سمجھا کہ ان گالیوں کو اسلام بنانا محال ناچار بیز بحری کتر اکر اپنی جان بچا کر ان فرعی مسائل میں سات ہزار کا انعامی اعلان دے بیٹھا بات کا سچا اور قول کا پکا ہو تو سات ہزار لائے اور اگر اس سے عاجز ہو تو اپنے عجز کی تحریر لکھکر شائع کردے اس کے بعد پھر ہماری طرف سے اعلان عام واعلام تام ہے کہ مشتہر یا اور کوئی اسکا بڑا یا چھوٹا گنگوہی نانوتوی انبیٹھی تھانوی میں سے کسی کو مسلمان اور اسکان اقوال کو اسلام ثابت کرادے تو سات کے چوگنے اکٹھا پیس ہزار روپیہ انعام والحمد للہ الملک المنعام ہے کسی وہابی گنگوہی تھانوی کا کوروی امروہی وغیرہم کے پاس اسکا جواب یا آج ہی وقفوہم انہم مسئولون ہ مالکم لا تناصرون ہ بل ہم الیوم مستسلمون ہ کا ظہور بے حجاب کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ہ والعیاذ باللہ رب العلمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ وقاسم رزقہ وعروس مملکتہ سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وبارک وسلم واللہ تعالی اعلم فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ لابویہ ربہ المولی العزیز القوی صح الجواب واللہ تعالی اعلم بالصواب حررہ الفقیر الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم

مصطفی رضا خان قادری برکاتی عفی عنہ فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

